پارہ: نمبر 20

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Farzana Adeeb
- Mehrab Batool
- Uzma Shakeel
- Sara Bibi
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علٰی رسُولِہِ الامین فالعاقبۃ للمتقین

اما بعد

فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ نمبر(20)

آج پارہ نمبر بیس کریں گے سورۃ النمل آیت نمبر 60 سے۔

شروع کرتی ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:60

* بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعے سے وہ خوشنما باغ اگائے جن کے درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا۔

تو یہ اللہ تعالیٰ مختلف کائنات کی نشانیوں کے ذریعے اپنی پہچان کروا رہے ہیں کائنات کی سب نشانیوں میں اللہ کی ذات موجود ہے بس ضرورت دیکھنے والی آنکھ کی ہے کہ ایسی آنکھ ہو جو اللہ کو پہچان سکے اللہ نے جو کچھ بنایا ہے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ اللہ کے سوا دوسرے کسی میں ہمت طاقت نہیں کہ ایسی کوئی بھی چیز بنا سکے کوئی آسمان نہیں بنا سکتا نہ کوئی خود سے درخت لگا سکتا ہے بلکہ جو اللہ کی تخلیق ہے اس کے اوپر کوئی اپنا حکم ہی نہیں چلا سکتا بنانا تو دور کی بات ہے۔ حکم بھی ان سب چیزوں پہ اسی کا چلے گا جو ان کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ اللہ کی واحد ذات ہے پھر اللہ نے جب پیدا کیا تو پھر عبادت کی لائق بھی وہی ہے جو مشرکین مکہ تھے وہ اللہ کو تو مانتے تھے لیکن اللہ کے ساتھ اور شریک بھی بنائے ہوئے تھے تو

یہاں پہ ان لوگوں کو سمجھایا جارہاہے کہ کیا اللہ کے سوا کوئی اور یہ سب کچھ کر سکتے کیا اللہ کے ساتھ دوسرے خدا بھی موجود ہیں۔

* کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی ان کاموں میں شریک ہے نہیں بلکہ یہی لوگ ہدایت سے ہٹ کر چلے جارہے ہیں۔

آیت نمبر:61

* اور وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا۔

زمین کو کس نے سکون کی جگہ بنایا زمین اپنی مسلسل حرکت کے باوجود ہمارے لیے جائے قرار ہے ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا زمین ہر وقت ہل رہی ہے اور ہم اوپر سکون سے اپنے کام کر رہے ہوتے ہیں تو یہ اللہ کی ذات ہے جس نے زمین کو ایک قرار اس کے اوپر دیا ہے۔

* اور وہ کون ہے جس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے اندر دریا رواں کیے اور اس نے پہاڑوں کی میخیں گاڑ دی اور پانی کے دو ذخیروں کے درمیان پردے حائل کر دیے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ان کاموں میں شریک ہے نہیں بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نادان ہیں۔

آیت نمبر62

* کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے۔

دعائیں سننے والا پکار سننے والا کون ہے اللہ کی ذات کے سوا کون ہماری دعا سن سکتا ہے۔

* اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ البقرہ میں کہ

جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو ان سے کہیں کہ میں ان کے قریب ہوں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں میں دعائیں سنتا ہوں۔

تو اللہ ہی ہے کہ جو ہر انسان کی تکلیف دور کرتا ہے اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں دور کر سکتا اور پھر چاہے کوئی مومن ہے یا چاہے گنہگار ہے جو بھی اللہ کو پکارے گا اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا کو سنیں گے اور ضرور قبول کریں گے اور کبھی یہ نہیں

سوچنا چاہیئے کہ میں تو بہت گنہگار ہوں تو میری دعا نہیں قبول ہو گی بلکہ اللہ کی رحمت کی امید رکھنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ رحمت کی امید رکھتے ہوئے دعا مانگنی چاہیئے۔

* کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے۔

تو زمین میں انسان کا خلیفہ بننا بھی اللہ کی طرف سے نعمت ہے کہ ایک کے بعد ایک نسل آتی رہتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہ ہوتا کہ موت نہ آتی اور ایک ہی طرح کے لوگ ہمیشہ آگے چلے جا رہے ہوتے اور سارے لوگ زندہ رہ رہے ہوتے تو زمین کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے کہ اگر آدم علیہ السلام سے لے کے ابھی تک سب لوگ زندہ ہوتے تو کیسے مختلف نظام ہوتا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ جو ایک نسل کو ختم کرتے ہیں پھر دوسری نسل کو زمین کا خلیفہ بناتے ہیں۔

* کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی یہ کام کرنے والا ہے تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔

آیت نمبر:63

* اور وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم کو راستہ دکھاتا ہے اور کون اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری لے کر بھیجتا ہے۔

ان سارے سوالات کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی پہچان کروا رہے ہیں۔

* کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی یہ کام کرتا ہے بہت بلند وبالا تر ہے اللہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

آیت نمبر:64

* اور وہ کون ہے جو خلق کی ابتدا کرتا ہے۔

تخلیق کی ابتدا کس نے کی ہے پھر اس کا اعادہ کون کرے گا تو جس نے پہلی دفعہ پیدا کیا وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور وہ واحد اللہ کی ذات ہے۔

* کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ان کاموں میں حصے دار ہے کہہ دیجیے کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

آیت نمبر:65

* ان سے کہہ دیجئے اللہ کے سوا آسمان وزمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔

حتیٰ کہ فرشتوں اور انبیاء کو بھی نہیں معلوم غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے بس اللہ تعالیٰ جتنا چاہیں جس کے اوپر کھول دیں۔

* اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

کب زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے قیامت کے بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا حتیٰ کہ اس بات کو جو انبیاء ہیں فرشتے ہیں ان کے اوپر بھی نہیں کھولا گیا قیامت کب نازل ہوگی اس کا ظہور کب ہوگا یہ صرف اللہ کی ذات کو معلوم ہے اور قیامت کے نزول کے بارے میں زیادہ سوالات کرنے کی بجائے اس کی تیاری کرنی چاہیئے۔

کفار مکہ تو ہر وقت یہی پوچھتے رہتے تھے کہ اچھا یہ جو تم کہتے ہو قیامت آئے گی تو یہ کب آئے گی ایسے سوالات کی وجہ سے تیاری کرنی چاہیے۔

* ایک دفعہ ایک شخص نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے قیامت کی تیاری کر رکھی ہے تو اس شخص نے جواب دیا کہ تیاری تو کچھ خاص نہیں کی ہوئی لیکن بس اتنا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت بہت کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

تو صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ وہ دن ہمارے لیے عید کے دن جیسا تھا یعنی ہمیں اتنی خوشی ہوئی کہ ہم سب اللہ کے رسول سے شدید محبت کرتے ہیں تو ہم انہی کے ساتھ ہوں گے تو اس طرح قیامت کے سوالات کی بجائے جو عملی تیاری ہے جو عقیدے کی درستگی ہے وہ تیاری کرنی چاہیئے۔

آیت نمبر:66

* بلکہ آخرت کا علم ہی ان لوگوں سے گم ہو گیا ہے بلکہ یہ اس کی طرف سے شک میں ہیں بلکہ یہ اس سے اندھے ہیں۔

آیت نمبر:67

* یہ کافر کہتے ہیں کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو چکے ہوں گے تو ہمیں واقعی قبروں سے نکالا جائے گا۔

شک کا شکار ہیں۔

آیت نمبر:68

* یہ خبریں ہم کو بھی بہت دی گئی ہیں اور پہلے آباؤ اجداد کو بھی دی جاتی رہی ہیں مگر یہ صرف افسانے ہیں جو اگلے وقتوں سے سنتے چلے آرہے ہیں۔

آیت نمبر:69

* کہو ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھو یہ مجرموں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔

آیت نمبر:70

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حال پہ رنج نہ کیجئے ورنہ ان کی چالوں پر دل تنگ کیجیے۔

آیت نمبر:71

* وہ کہتے ہیں یہ دھمکی کب پوری ہو گی اگر تم سچے ہو۔

پھر دوبارہ عذاب اور قیامت کو مانگ رہے ہیں۔

آیت نمبر:72

* کہہ دیجیے کیا عجب کہ جس عذاب کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو اس کا ایک حصہ تمہارے قریب ہی آ لگا ہو۔

قیامت قریب ہی آ لگی ہو۔

آیت نمبر:73

* حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب تو لوگوں کو بڑا افضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں ادا کرتے۔

آیت نمبر:74

* بلاشبہ تیرا رب خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے اپنے اندر چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کر رہے ہیں۔

آیت نمبر:75

* آسمانوں اور زمینوں کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں جو یہ کتاب واضح میں (یعنی لوح محفوظ میں) لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔

تو زمین اور آسمان کی ہر پوشیدہ چیز بھی اس لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے وہاں پہ بیٹھ کر اور کس چیز کا ریکارڈر کھا جاتا ہے اگر ہم خود سوچیں تو ہر وہ چیز جس کا فالو اپ کرنا ہو اس کو انسان ریکارڈ میں لے کے آتا ہے اسی طرح لوح محفوظ میں بھی اور نامہ اعمال میں بھی ہر وہ چیز لکھی جا رہی ہے جس کا قیامت کے دن حساب کتاب ہو گا۔

آیت نمبر:76

* یہ واقعہ ہے کہ یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر ان باتوں کی حقیقت بتاتے ہیں جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔

آیت نمبر:77

* اور یہ ہدایت اور رحمت ہے۔

یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے کس کے لیے۔

* ایمان لانے والوں کے لیے

یہ سب سے زیادہ فائدہ ان کو دیتا ہے کہ جو اس کے اوپر ایمان لاتے ہیں کیونکہ اس قرآن پاک سے وہی لوگ صحیح طریقے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو اس کو سچا سمجھتے ہیں جن کو معلوم ہے اس کی ایک ایک آیت سچی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے پھر یہ رحمت ہے کہاں کہاں رحمت ہے؟

انسان کی تین منازل ہیں ایک دنیا کی زندگی پھر قبر اور پھر آخرت تو تینوں جگہ پہ قرآن پاک رحمت ہے دنیا میں ہمارے سارے مسائل کا حل قرآن پاک میں موجود ہے قرآن پاک ہماری زندگی کو آسان کرتا ہے قرآن پاک کے احکام پہ عمل اگر ہم کریں تو ہماری دنیا کے سارے کام سنور جائیں پھر قرآن پاک کی تلاوت سے بھی گھروں میں رحمت نازل ہوتی ہے اور پھر جب انسان قبر میں رکھا جائے گا تو اگر اس کی طرف عذاب کا فرشتہ آیا تو یہ قرآن پاک اس عذاب کے فرشتے کے سامنے آ جائے گا اور وہاں پہ اپنے بندے کو عذاب نہیں ہونے دے گا اسی طرح قیامت کے دن یہ رحمت بنے گا اور اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرائے گا تو ہر جگہ یہ قرآن پاک رحمت ہے اس کو ساتھی بنانا ہے۔

آیت نمبر:78

* یقیناً اسی طرح تیرا رب ان لوگوں کے درمیان بھی اپنے حکم سے فیصلہ کر دے گا اور وہ زبردست اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

آیت نمبر:79

* پس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پر بھروسہ کیجیے یقیناً آپ واضح حق پر ہیں۔

آیت نمبر:80

* آپ مُردوں کو نہیں سنوا سکتے اور نہ ان بہروں تک اپنی پکار پہنچا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیر کر بھاگے چلے جا رہے ہوں۔

تو یہاں پر مردے اور بہرے سے کیا مراد ہے جو لوگ حق بات کو نہیں سنتے نہ ہی مانتے ہیں جو کافر ہیں ان کے دلوں کو مردہ کہا جا رہا ہے کہ ان کے دلوں پر حق بات اثر ہی نہیں کرتی۔

آیت نمبر:81

* اور نہ ہی آپ اندھوں کو راستہ بتا کر بھٹکنے سے بچا سکتے ہیں آپ تو اپنی بات انہی لوگوں کو سنوا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہوں اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں۔

آیت نمبر:82

* اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت آ پہنچے گا تو ہم ان کے لیے ایک جانور زمین سے نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا۔

تو قیامت کے قریب زمین سے ایک ایسا جانور نکلے گا جو اللہ کے دین کا کام کرے گا اور لوگوں سے ہم کلام ہو گا حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جب زمین میں اتنی گمراہی پھیل جائے گی کہ عمل بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام رک جائے گا تو اس وقت زمین سے ایک جانور نکلے گا جو لوگوں سے کلام کرے گا اور انہیں حق کی دعوت دے گا۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض یعنی جانور کا زمین سے نکلنا اس زمین کا جو جانور ہے اس کا خروج ہو گا تو وہ لوگوں پر نشان لگا دے گا تو وہ اس نشان کے ساتھ پوری زندگی زندہ رہیں گے یہاں تک کہ ایک شخص ایک اونٹ خریدے گا اس سے دوسرا شخص پوچھے گا کہ یہ کس سے خریدا ہے تو وہ کہے گا فلاں جس کے منہ پہ نشان لگا ہوا ہے

تو اس طرح سے یہ جانور لوگوں کے منہ پہ نشان ہو سکتا ہے کہ یہ وہ گنہگار لوگ ہوں اللہ کے نافرمان لوگ ہوں تو ان کے اوپر نشان لگائے بہر حال قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے یہ ایک نشانی ہے اور یہ بہت قیامت کے قریب آ کے پوری ہو گی۔

جب انسان جب اللہ کے بندے اللہ کے دین کا کام کرنا چھوڑ دیں گے تو تب جانور آ کے یہ کام کرے گا۔

* یہ جانور لوگوں سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔

آیت نمبر:83

* اور ذرا تصور کرو اس دن کا کہ جب ہم ہر امت میں سے ایک فوج کی فوج ہم لوگوں کی گھیر لائیں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے پھر ان کو ان کی اقسام کے لحاظ سے درجہ بدرجہ ترتیب دیا جائے گا۔

یعنی جو ایک ایک جیسے لوگ ہیں ان سب کے الگ الگ گروپس بنا دیے جائیں گے۔

آیت نمبر:84

* یہاں تک کہ جب سب آ جائیں گے تو ان کا رب ان سے پوچھے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلا دیا حالانکہ تم نے ان کا علمی احاطہ نہیں کیا تھا۔

تمہارے پاس علم ہی نہیں تھا تو علم نہ ہونے کی وجہ سے تم آیات کو جھٹلاتے رہے ہو آج بھی ہمارے اس بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو بظاہر قرآن پاک تو پڑھتے ہیں لیکن اس کے بہت سارے احکام کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں عمل بھی نہیں کرتے اور ساتھ میں کہہ دیتے ہیں کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے حالانکہ دین قبول کرنے میں کوئی جبر نہیں ہے جب اسلام میں داخل ہو جائیں تو اس کے ہر حکم پہ جتنی حد تک ممکن ہو عمل کی کوشش ضرور کرنی چاہیئے۔

پھر اس وقت ان سے کہا جائے گا

* کیا تم یہی کچھ کر رہے تھے۔

آیت نمبر:85

* اور ان کے ظلم کی وجہ سے عذاب کا وعدہ ان پر پورا ہو جائے گا تب وہ کچھ بھی نہ بول سکیں گے۔

آیت نمبر:86

* نہ ان کو کچھ سجھائی دیتا تھا کہ ہم نے رات ان کے لیے سکون حاصل کرنے کو بنائی تھی اور دن کو روشن کیا تھا اس میں بہت سی نشانیاں تھیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔

تو اگر انسان غور و فکر کرے تو رات اور دن کے باری باری آنے جانے میں بھی بہت نشانیاں ہیں کہ ایک انسان اللہ کو پہچان سکے۔

آیت نمبر:87

* اور کیا گزرے گی اس روز جبکہ صور پھونکا جائے گا اور ہولناکی چھا جائے گی اور جو سب کچھ آسمان اور زمین میں ہے وہ سب خوف کھائیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ اس ہولناکی سے بچانا چاہے گا۔

تو جب پہلی دفعہ صور پھونکا جائے گا سب گھبرا اٹھیں گے پھر دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا اس پہ سب مر جائیں گے اور تیسری آواز میں سب دوبارہ زندہ ہو جائیں گے زندہ کر دیئے جائیں گے۔

* اور پھر سب کان دبائے اس رب کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

آیت نمبر:88

* آج تو پہاڑوں کو دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ خوب جمے ہوئے ہیں مگر اس وقت یہ بادلوں کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔

یہ جو پہاڑ آج اتنے جمے ہوئے ہیں قیامت کے دن یہ فضا میں اڑ رہے ہوں گے۔

* یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہو گا جس نے ہر چیز کو حکمت کے ساتھ استوار کیا ہے وہ خوب جانتا ہے تم لوگ کیا کرتے ہو۔

آیت نمبر:89

* جو شخص بھلائی لے کر آئے گا اس سے اس سے زیادہ بہتر صلہ ملے گا اور ایسے لوگ اس دن کی ہولناکی اور گھبراہٹ سے بھی محفوظ ہوں گے۔

تو جو نیک کام کرنے والے ہیں ان کے اوپر اس دن کا خوف اور رنج وہ نہیں چھائے گا بلکہ ان کو زیادہ بہتر صلہ ملے گا جو نیکیاں کرنے والے ہیں تو اگر نیکیوں کی وجہ سے انسان اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا تو نیکیوں میں بہت تیزی کرنی چاہیے اور کسی بھی نیکی کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیے۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* نیکی کے چھوٹے سے چھوٹے کام کو حقیر نہیں سمجھو چاہے تمہارے اپنے مسلمان بھائی کو مسکرا کر دیکھنا ہی کیوں نہ ہو۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

* جس نے مسافر کے راستے سے کوئی تکلیف دینے والی چیز ہٹا دی اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا اور جس کے لیے اللہ نیکی لکھ دیتا ہے وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

تو چھوٹی چھوٹی نیکیاں مسکرا کے دیکھنا رستے سے چھلکا یا کانٹا یہ چیزیں ہٹا دینا لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنا یہ چھوٹی چھوٹی نیکیاں قیامت کے دن بہت کام آئیں گی اور اس دن یہی نیکوکار ہوں گے جن کے اوپر کوئی خوف نہیں ہو گا۔

آیت نمبر:90

* اور جو برائی لیے ہوئے آئے گا ایسے سب لوگ اوندھے منہ آگ میں پھینکے جائیں گے کیا تم لوگ اس کے سوا کوئی اور جزا پا سکتے ہو کہ جیسے کام کرو۔

تو جیسا کہ جو کوئی کام کرے گا اس کو ویسی جزا ملے گی۔

آیت نمبر:91

* اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجئے مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اسے حرم بنایا ہے (عزت دی ہے مکہ شہر کی بات ہے) اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں میں فرمابردار بن کر رہوں۔

آیت نمبر:92

* اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں۔

تو قرآن پاک پڑھ کے سنانا اس چیز کا بھی حکم دیا گیا ہے اور یہاں پہ سنانے سے دو معنی مراد ہیں ایک تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول کو صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو قرآن پاک پڑھ کے سنائیں کیونکہ بعض دفعہ جب انسان سن رہا ہوتا ہے تب زیادہ غور و فکر کرتا ہے اور تب آیات مختلف انداز سے سمجھ آتی ہیں اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مسلسل پڑھ پڑھ کے اس کے بعد لوگوں کی رہنمائی کیجئے کیونکہ جتنا زیادہ قرآن پاک پڑھا جاتا ہے اتنے ہی اس کی حقائق زیادہ اچھے طریقے سے سمجھ آتے ہیں اور پھر جب قرآن پاک پڑھا جائے تو ہر بار ایک نئی ہی بات سمجھ آتی ہے

* اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اس سے کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں۔

آیت نمبر:93

* ان سے کہہ دیجیے تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھادے گا اور تم انہیں پہچان لو گے اور تیرا رب بے خبر نہیں ہے ان اعمال سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

* اور آپ کا رب ان اعمال سے بے خبر نہیں ہے جو آپ کر رہے ہیں۔

سورت القصص

بسم الله الرحمن الرحيم

آیت نمبر:01

* طسم۔

آیت نمبر:02

* یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔

آیت نمبر:03

* ہم موسیٰ علیہ السلام و فرعون کا کچھ حال ٹھیک ٹھیک تمہیں پڑھ سناتے ہیں ایسے لوگوں کے فائدے کے لیے جو ایمان لائیں۔

آیت نمبر04

* واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے مصر کی زمین میں سرکشی کی اور اس کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا ان میں سے ایک گروہ کو وہ ذلیل کرتا تھا اس کے لڑکوں کو قتل کرتا اور اس کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔

تو اس سورت میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور آپ کی زندگی اور آپ کی شادی اور تبلیغ کرنا اور فرعون کی ہلاکت یہ سارے واقعات بہت زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں جو فرعون تھا اس نے اپنی جو حکومت تھی اس میں بہت زیادہ فرقہ واریت کی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہاں پہ فساد بہت پھیلتا تھا پھر اسی طرح کسی نے خواب میں دیکھا کہ بنی اسرائیل کا ایک لڑکا پیدا ہو گا جو فرعون کا تخت الٹ دے گا اس کے بعد فرعون نے بنی اسرائیل کے ساتھ مزید ظلم کرنا شروع کر دیا کہ ان کے لڑکوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا پھر کچھ عرصے کے بعد اسے خیال آیا کہ اگر اس طرح سارے بنی اسرائیل کے لڑکے قتل ہو گئے تو ہماری غلامی کون کرے گا پھر ان سرداروں نے فیصلہ کیا کہ ایک سال لڑکوں کو زندہ رہنے دیا جائے اور ایک سال قتل کر دیا جائے پھر ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے تھے جس سال زندہ رکھنے کی باری تھی اور موسیٰ علیہ السلام اس سال پیدا ہوئے جس طرح لڑکوں کو قتل کیا جارہا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی کا سبب بنایا تو یہ سارا اس سورت سے ہمیں پتہ چلے گا۔

* در حقیقت وہ فساد پھیلانے والے لوگوں میں سے تھا۔

آیت نمبر:05

* اور ہم یہ ارادہ رکھتے تھے کہ مہربانی کریں ان لوگوں پر جو زمین میں کم تر کر کے رکھے گئے تھے اور انہیں امام بنادیں اور انہی کو زمین کا وارث بنائیں۔

آیت نمبر:06

* اور زمین میں ان کو اقتدار بخشے اور ان سے فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی کچھ دکھلا دیں جس کا انہیں ڈر تھا۔

آیت نمبر:07

* ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کی۔

اب یہ وحی کس طرح سے ہے موسیٰ کی ماں کی طرف ہو سکتا ہے کہ کوئی فرشتہ بھیجا گیا ہو، ہو سکتا ہے کہ ان کے دل میں یہ خیال ڈالا گیا ہو۔

* ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کی کہ اس کو دودھ پلا۔

تو سب سے پہلے کیا بات ان سے کہی گئی کہ اپنے بچے کو یعنی موسیٰ کو دودھ پلا کیونکہ ماں کے دودھ سے بچہ بہت زیادہ مضبوط اور صحت مند ہوتا ہے اور ہم آگے دیکھیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام بہت قوی تھے کہ جتنا جتنا وزن 10 مرد مل کے اٹھاتے تھے اتنا یہ اکیلے اٹھا لیتے تھے ویسے بھی ماں کے دودھ سے بچے کا امیونٹی سسٹم بہت مضبوط ہو جاتا ہے۔

* ہم نے موسیٰ کی ماں کو اشارہ کیا کہ اس کو دودھ پلا پھر جب تک کہ اس کی جان کا خطرہ ہو تو اسے دریا میں ڈال دے اور کچھ خوف اور کچھ غم نہ کر ہم اسے تیرے ہی پاس لے آئیں گے۔

تو اللہ تعالیٰ ایک ماں سے وعدہ فرما رہے ہیں کہ اپنی اولاد کے لیے غم نہ کرنا ہم واپس لے آئیں گے یہ وعدہ ہے۔

* اور اس کو پیغمبروں میں شامل کریں گے۔

آیت نمبر:08

* آخر کار فرعون کے گھر والوں نے اسے دریا سے نکال لیا تاکہ وہ ان کا دشمن اور ان سب کے لیے رنج کا سبب بنے۔

کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرنا چاہتا ہے اللہ کر کے رہتا ہے۔

* واقعی فرعون اور ہامان اور اس کے لشکر اپنی تدبیر میں بڑے غلط کار تھے۔

آیت نمبر:09

* فرعون کی بیوی نے (یعنی آسیہ علیہ السلام) نے کہا یہ بچہ میرے اور تیرے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرو کیا عجب کی ہمارے لیے مفید ثابت ہو اور ہم اسے بیٹا ہی بنالیں اور وہ انجام سے بے خبر تھے۔

تو اب فرعون کی بھی آسیہ علیہ السلام نے اچھا گمان رکھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے تو وہ آنکھوں کی ٹھنڈک بنا وہ ان کے لیے ایمان کا باعث بنا اسی طرح روایات میں آتا ہے کہ فرعون نے اس بات کے جواب میں کہا تھا تیری آنکھوں کی ٹھنڈک تو ہے مگر میری آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں ہے تو پھر ایسے ہی ہوا کہ وہ ان کی ہلاکت کا سبب بن گیا یہ بس اللہ تعالیٰ کی تدبیر تھی کہ کیسے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے فرعون ہامان اور ان کے لشکروں کی ہلاکت کرنی ہے۔

آیت نمبر:10

* ادھر موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل اڑا جا رہا تھا وہ اس کا راز فاش کر بیٹھتی اگر ہم اس کی ڈھارس نہ بندھا دیتے تاکہ وہ ہمارے وعدے پر ایمان لانے والوں میں سے ہو۔

آیت نمبر:11

* اس نے بچے کی بہن سے کہا اس کے پیچھے پیچھے جا چنانچہ وہ الگ سے اس کو اس طرح دیکھتی رہی کہ دشمنوں کو اس کا پتہ بھی نہ چلے۔

آیت نمبر:12

* اور ہم نے بچے پر پہلے ہی دودھ پلانے والیوں کی چھاتیاں حرام کر دیں۔

یعنی دودھ حرام کر دیا یعنی وہ بچہ اور کسی کا دودھ نہیں پی رہا تھا (موسیٰ علیہ السلام)

* اس لڑکی نے کہا (موسیٰ کی بہن نے) میں تمہیں ایسے گھر کا پتہ دوں جس کے لوگ اس کی پرورش کا ذمہ لیں اور خیر خواہی کے ساتھ اسے رکھیں۔

آیت نمبر:13

* اس طرح ہم موسیٰ علیہ السلام کو اس کی ماں کے پاس واپس لوٹا لائے تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کرے۔

تو اللہ کو ایک ماں کا کس قدر خیال ہے کہ جلدی جلدی واپس بھیج دیا کہ ماں غمگین نہ ہو اپنی اولاد سے آنکھیں ٹھنڈی کریں پھر ایک اور چیز پتہ چلتی ہے کہ بعض دفعہ اللہ کی طرف سے وقتی تکلیف ہوتی ہے لیکن اس کے بعد ایک بڑی نعمت عطا ہو جاتی ہے۔

آیت نمبر:13

تو موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالی نے ماں سے جدا کروایا مگر پھر ہمیشہ کے لیے واپس کروا دیا

کہا جاتا ہے کہ فرعون اور درباریوں نے موسیٰ کی ماں کو دربار میں رہنے کی پیشکش کی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں میری اپنی فیملی یہ تو آپ مجھے بچہ دے دیں میں پال کے واپس دے دوں گی

* اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے

آیت نمبر:14

* جب موسیٰ اپنی پوری جوانی کو پہنچ گیا اور اس سے نشو نما مکمل ہو گئی تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا کیا

یعنی جسمانی طاقت کے ساتھ ذہنی قوت بھی دی علم بھی دیا اور حکمت بھی دی

* ہم نیک لوگوں کو ایسی جزا دیتے ہیں

آیت نمبر:15

* ایک طرف وہ شہر میں ایسے وقت داخل ہوا جبکہ اہل ش۔ہر غفلت میں تھے یعنی سو رہے تھے وہاں اس نے دیکھا کہ دو آدمی لڑ رہے ہیں ایک اس کی اپنی قوم سے تھا یعنی بنی اسرائیل سے اور دوسرا اس کی دشمن قوم سے تعلق رکھتا تھا یعنی فرعونی قوم سے اس کی قوم کے آدمی نے دشمن قوم والے کے خلاف اس سے مدد کے لیے پکارا موسیٰ نے فرعونی قوم کے بندے کو ایک گھونسا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا

یعنی قتل سرزد ہو گیا

کیونکہ بہت قوی تھے موسیٰ علیہ السلام ایک مکا مارا اور وہ بندہ گیا جان سے

* موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو شیطان کا عمل تھا

تو اپنے عمل کو فورا غلط قرار دیا یہی ایمان کی نشانی ہے

وہ شخص وہ سخت دشمن اور کھلا گمراہ کن تھا

آیت نمبر:16

اور پھر وہ کہنے لگا کہ اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کر ڈالا میری مغفرت کر دے

سو فورا اللہ تعالی سے توبہ کر لی کیونکہ موسی علیہ السلام فطرت میں تھے جس کے فورا اپنی غلطی تسلیم کی اور صرف غلطی تسلیم نہیں کی بلکہ اللہ کی طرف رجوع بھی کر لیا چنانچہ اللہ نے اس کی مغفرت فرما دی ان کی توبہ قبول فرما دی بے شک اللہ غفور الرحیم ہے

تو اگر کبھی بھی دعا مانگتے ہوئے کبھی شیطان وسوسہ ڈالے کہ گناہ بہت زیادہ ہیں ان گناہوں کی توبہ نہیں ہو سکتی ہے ان گناہوں کی وجہ سے دعائیں قبول نہیں ہو سکتی تو یہ بات یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالی نے قتل جیسا سنگین گناہ بھی معاف کیا بلکہ

* ایک تو روایت میں آتا ہے کہ ایک بندے کے سو قتل بھی معاف کر دیے تھے

تو پھر اللہ تعالی تو ہر گناہ معاف کر سکتے ہیں اس لیے اللہ تعالی سے رحمت کے ساتھ دعا کرنی چاہیے اور جب بھی کوئی مصیبت ہے اس کے اوپر استغفار ضرور کرنی چاہیے اور جو ہمارے گناہ ہوتے ہیں وہ ہم ہی کو نقصان دیتے ہیں اس لیے جلدی سے جلدی توبہ کر لینی چاہیے اب رسول پاک ﷺ تو بالکل معصوم تھے گناہوں سے پاک تھے لیکن وہ پھر بھی ایک دن میں سو دفعہ استغفار کیا کرتے تھے

آیت نمبر:17

* موسی علیہ السلام نے عہد کیا کہ اے میرے رب یہ احسان جو تو نے مجھ پر کیا ہے یعنی مجھے معاف کر دیا اس کے بعد اب میں کبھی مجرموں کا مدد گار نہ بنوں گا

آیت نمبر:18

* دوسرے دن صبح سویرے ڈرتا اور ہر طرف سے خطرہ بھانپتا ہوا شہر میں جا رہا تھا کہ یکا یک کیا دیکھتا ہے کہ وہی شخص جس نے کل اسے مدد کے لیے پکارا تھا آج پھر اسے مدد کے لیے پکار رہا ہے موسیٰ نے کہا تو تو بڑا ہی بہکا ہوا آدمی ہے بالکل گمراہ ہے

آیت نمبر:19

* پھر جب موسی نے ارادہ کیا کہ دشمن قوم کے آدمی پر حملہ کرے تو وہ شخص پکار اٹھا (جو دشمن قوم کا تھا) اے موسی کیا آج تو مجھے اسی طرح قتل کرنے لگا ہے جس طرح کل ایک شخص کو قتل کر چکا ہے تو اس ملک میں جبار بن کر رہنا چاہتا ہے اصلاح کرنا نہیں چاہتا

آیت نمبر:20

* اس بات کے بعد ایک آدمی شہر کی پرلے سرے سے بھاگتا ہوا آیا اور کہنے لگا موسی سرداروں میں تیرے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں (یعنی جو فرعون کے سردار ہیں فرعونی سردار وہ قتل کے مشورے کر رہے ہیں) یہاں سے نکل جا میں تیرا خیر خواہ ہوں

آیت نمبر:21

* یہ سنتے ہی موسیٰ علیہ السلام ڈرتے اور سہمتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اور اس نے دعا کی اے میرے رب مجھے ظالموں سے بچا

آیت نمبر:22

* مصر سے نکلتے ہی جب موسیٰ علیہ السلام نے مدین کا رخ کیا تو اس نے کہا امید ہے کہ میرا رب مجھے ٹھیک راستے پر ڈال دے گا

تو موسیٰ علیہ السلام ہر موقع پر ہر لمحہ دعا کیے جا رہے ہیں اس سے انسان کا اللّٰہ تعالی کے ساتھ رشتہ بہت مضبوط ہو تا ہے پہلی دفعہ ان کو جو قتل کا ڈر تھا ان کی ماں کو وہ فرعون کے قانون کی وجہ سے تھا جب موسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور اب دوسری دفعہ پھر فرعونوں سے قتل کا خوف ہے کیونکہ اب ان کے اپنے ہاتھوں وہ قتل ہو چکا تھا اس وجہ سے وہ جلدی وہاں سے نکل پڑے

آیت نمبر:23

* جب وہ مدین کے کنویں پر پہنچے

اب یہ مصر سے مدین پہنچ چکے ہیں

* مدین کے کنویں پر پہنچے تو اس نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے دور الگ ایک طرف دو لڑکیاں اپنی بکریوں کو روک رہی ہیں موسیٰ نے ان لڑکیوں سے پوچھا تمہیں کیا پریشانی ہے انہوں نے کہا ہم اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتی جب تک یہ لوگ اپنے جانور نہ نکال لے جائیں اور ہمارے والد ایک بہت ہی بوڑھے ضعیف آدمی ہیں

آیت نمبر:24

* یہ سن کر موسیٰ نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا بغیر کسی معاوضے کے پھر ایک سائے کی جگہ جا بیٹھا اور بولا اے میرے رب جو خیر بھی مجھ پر تو نازل کر دے میں اس کا محتاج ہوں

اب پھر یہاں پہ دعا کر رہے ہیں تو پہلے اخلاص کے ساتھ لوگوں کی مدد کی اور اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ سے لڑکیوں کی مدد اللہ تعالیٰ کی خاطر تھی اور اللہ تعالیٰ سے یہ بدلہ چاہا اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی یہ دعا کیسے کیسے قبول ہوئی کہ جو خیر انہوں نے اللہ تعالی سے مانگی تھی اس کے بدلے میں اللہ تعالی نے ان کو بیوی بھی دی شادی بھی کروا دی رہائش بھی دی اور جاب بھی مل گئی تو اللہ تعالی کو یہ بات بہت زیادہ پسند ہے کہ بندہ اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ

* اللہ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ ایک بندہ اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اللہ اسے خالی ہاتھ لوٹا دے
(سنن ابی داؤد حدیث:1488)

* اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ پھر اگر انسان اپنا چہرہ زمین پر ٹکا دے یعنی سجدے میں اللہ سے کوئی دعا مانگے تو اللہ اس کی دعا ضرور قبول کرتا ھے
(صحیح المسلم حدیث:1102)

اور بعض دفعہ دعائیں پھر آخرت کے لیے ذخیرہ بھی ہو جاتی ہیں لیکن بہر حال ہر لمحے ہر وقت اللہ سے دعامانگتے رہنا چاہیے

آیت نمبر:25

ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک شرم اور حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کہنے لگی

یعنی کچھ دیر کے بعد وہ ایک لڑکی واپس آئی اور یہاں پہ شرم اور حیا یہ وہ صفت ھے جو اللہ کو بہت پسند ہے کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے

* رسول پاک ﷺ نے فرمایا حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان کا تعلق جنت سے ہے

(سنن ابن ماجہ حدیث:4184)

* آپ ﷺ نے فرمایا حیا سراسر خیر ہے

* آپ نے فرمایا جب تم میں حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کرو

(صحیح البخاری حدیث:6120)

تو حیا ہونا بہت ضروری ہے

* آپ ﷺ خود اتنے حیادار ہیں کہ حتی کہ کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیا والے تھے

(صحیح البخاری حدیث:6119)

* بہر حال وہ لڑکی آئی اور موسی علیہ السلام سے کہنے لگی کہ میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ نے ہمارے لیے جانوروں کو جو پانی پلایا اس کا اجر آپ کو دیں موسیٰ علیہ السلام جب اس کے پاس پہنچے (یعنی والد کے پاس) اور انہیں اپنا سارا قصہ سنایا تو والد نے کہا کچھ خوف نہ کرو اب تم ظالم لوگوں سے بچ نکلے ہو

یعنی یہ دوسرا اعلاقہ ھے یہاں فرعون کی حکومت نہیں ہے یہاں پہ امن کے ساتھ آپ رہیں

آیت نمبر:26

* ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے اپنے باپ سے کہا ابا جان اس شخص کو نوکر رکھ لیجیے بہترین آدمی جسے آپ ملازم رکھیں وہی ہو سکتا ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو اس کے باپ نے پھر موسیٰ سے کہا

یہاں دیکھیں کہ بیٹیاں باپ کو مشورہ دے رہی ہیں تو جو اچھے خدا ترس بندے ہوتے ہیں وہ اپنی بیٹیوں کی بات ضرور سنتے اور مانتے ہیں تو یہ ان لڑکیوں کے باپ نے بھی بیٹی کی بات سنی اور مانی

آیت نمبر:27

* وہ موسیٰ سے کہنے لگا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں بشرطیکہ تم اٹھ سال تک میرے ہاں ملازمت کرو

اب وہ جو پانی پلانے والی نیکی تھی اس کا سب سے پہلا کیا رزلٹ سامنے آیا کہ ان کا نکاح ہو گیا تو جن کی شادی ذرا ڈیلے ہو رہی ہے شادی جلدی نہیں ہو رہی تو وہ پانی پلانا شروع کر دیں

* شرط یہ کہ تم آٹھ سال تک میرے ہاں ملازمت کرو اور اگر 10 سال پورے کر دو تو یہ تمہاری مرضی ہے میں تم پر سختی نہیں کرنا چاہتا تم انشاءاللہ مجھے نیک آدمی پاؤ گے

آیت نمبر:28

موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہو گئی ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی میں پوری کر دوں اس کے بعد پھر کوئی زیادتی مجھ پہ نہ ہو اور جو کچھ قول و قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر نگبان ہے

اللہ اس پر گواہ ہے تو آٹھ سال کے لیے کمٹمنٹ ہو گئی تھی کہ اب موسیٰ علیہ السلام مدین سے باہر نہیں نکل سکتے لیکن انہوں نے 10 سال کی مدت پوری کی رسول پاک ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ موسی نے کون سی

مدت پوری کی تھی تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ جو زیادہ کامل تھی یعنی 10 سال تو 10 سال جب مکمل ہو گئے پھر وہ ان کو ایک نیا مشن مل گیا اب اس کے بعد یہ ایک نئے مشن پہ موسی علیہ السلام اپنی فیملی کے ساتھ جا رہے ہیں

* جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی

یعنی 10 سال پورے ہو گئے

* تو وہ اپنے اہل و عیال کو لے کر چلا

تو اس سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ شادی کے بعد شوہر کا حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کو جہاں چاہے لے جائے اس کے بعد کسی اور کو بیچ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے

آیت نمبر:29

* جب وہ اپنے اہل و عیال کو لے کر چلا تو طور کی جانب اس کو ایک آگ نظر آئی اس نے اپنے گھر والوں سے کہا ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں وہاں سے کوئی خبر لے آؤں یا اس آگ سے کوئی انگارے اٹھا لو جس سے تم تاپ سکو

بس اس سے ایک اور بات پتہ چلتی ہیں کہ شوہر کی ذمہ داری ہے کہ سفر کے دوران فیملی کا خیال رکھے اور ان کی ساری ضروریات پوری کرے

آیت نمبر:30

* وہاں پہنچا تو وادی کے دائیں کنارے پر مبارک خطے میں ایک درخت سے پکارا گیا اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں سارے جہان والوں کا مالک

آیت نمبر:31

* اور حکم دیا گیا کہ پھینک دے اپنی لاٹھی جوں ہی موسی نے دیکھا کہ وہ لاٹھی سانپ کی طرح بل کھا رہی ہے تو وہ ڈر گئے

وہ پیٹھ پھیر کر بھاگا اور اس نے مڑ کے بھی نہ دیکھا
اور اکثر ہی موقعوں پہ موسی علیہ السلام اس طرح سے ڈرے ابھی جب اپنی لاٹھی سانپ بنی ہے تب بھی ڈر گئے
فرعون کے دربار میں جب جادوگروں کی لاٹھیاں سانپ بن گئی تھی تب بھی ان کے دل میں ڈر آگیا تھا
* اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا موسیٰ واپس پلٹ آ خوف نہ کر تو بالکل محفوظ ہے

آیت نمبر:32

* اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی تکلیف سے
اور خوف سے بچنے کے لیے اپنا بازو بھینچ لے تو خوف سے بچنے کے لیے سینے پہ اگر اپنا بازو بھینچ لے تو دل کو کسی حد تک تقویت پہنچتی ہے
اس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں بھینچنے کے ایک تو یہ ہے کہ بازو کو پہلو کے ساتھ لگا کے دبا لیا جائے اور دوسرے یہ کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی بغل میں رکھ کے دبایا جائے تو اس سے جو انسان کے اندر کا خوف ہے وہ کسی حد تک کم ہو جاتا ہے اور قوت اور طاقت ملتی ہے
تو اللہ نے یہی بات موسی علیہ السلام سے کہی کہ
* یہ دو روشن نشانیاں ہیں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے بہت بڑے نافرمان لوگ ہیں

آیت نمبر:33

* موسیٰ نے عرض کیا میرے رب میں تو ان کے ایک آدمی قتل کر چکا ہوں میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے
اب فرعون کے دربار میں جانے سے بھی ڈر رہے

آیت نمبر:34

* اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زیادہ فصیح زبان ہے

ان کی اپنی زبان میں لکنت تھی تو ہارون علیہ السلام کے لیے فرمارہے ہیں کہ اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے اسے میرے ساتھ مددگار کے طور پر بھیج دیجیے

* تاکہ وہ میری مدد کر سکے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے

آیت نمبر:35

* فرمایا ہم تیرے بھائی کے ذریعے سے تیرا ہاتھ مضبوط کریں گے اور تم دونوں کو ایسی طاقت بخشیں گے کہ وہ فرعونی تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے

تو موسی علیہ السلام کی دعا قبول ہو گئی

* ہماری نشانیوں کی زور سے غلبہ تمہارا اور تمہارے پیروکار لوگوں کا ہی ہو گا

اور اللہ نے پھر وعدہ پورا کر کے دکھایا اتنے ظالم اور جابر حکمرانوں سے اس قوم کو نجات دلوائی

آیت نمبر:36

* پھر جب موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس ہماری کھلی کھلی نشانیاں لے کر پہنچا تو انہوں نے کہا یہ کچھ نہیں ہے مگر صرف جادو ہے اور یہ باتیں تو ہم نے اپنے باپ دادا کے زمانے میں کبھی سنی نہیں

آیت نمبر:37

* موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا میرا رب اس شخص کے حال سے خوب واقف ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ آخری انجام کس کا اچھا ہونا ہے حق یہ ہے کہ ظالم کا بھی فلاں نہیں پاتے

آیت نمبر:38

* اور فرعون نے کہا اے اہل دربار میں تو اپنے سوا تمہارے کسی خدا کو نہیں جانتا ہامان ذرا اینٹیں پکوا کر میرے لیے ایک اونچی عمارت تو بنوا شاید کہ اس پہ چڑھ کے میں موسی کے خدا کو دیکھ سکوں

کتنا غرور اور کتنا تکبر ہے فرعون کا استغفر اللہ

* میں تو اسے خود جھوٹا سمجھتا ہوں

کہنے لگا کہ میں تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہوں جو خود جھوٹا ہوتا ہے اس کو لگتا ہے کہ باقی سب بھی جھوٹ ہی بول رہے ہیں

آیت نمبر:39

* اس نے اور اس کے لشکروں نے زمین میں بغیر کسی حق کے اپنی بڑائی کا گھمنڈ کیا تکبر کیا اور سمجھے کہ انہیں کبھی ہماری طرف پلٹنا ہی نہیں ہے

آیت نمبر:40

* آخر کار ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور سمندر میں پھینک دیا تکبر کا یہ انجام ہوا اب دیکھ لو کہ ان ظالموں کا کیسا انجام ہوا

آیت نمبر:41

* ہم نے انہیں جہنم کی طرف دعوت دینے والا پیشوا بنا دیا اور قیامت کے روز وہ کسی سے مدد نہ پا سکیں گے

آیت نمبر:42

* ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی یعنی نشان عبرت بنا دیا قیامت تک کے لیے نشان عبرت ہے اب وہ قیامت کے روز بڑی قباحت میں مبتلا ہوں گے

آیت نمبر:43

* پچھلے نسلوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تورات لوگوں کے لیے بصیرتوں کا سامان بنا کر اور ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجی تاکہ شاید لوگ سبق حاصل کریں

آیت نمبر:44

اے محمد ﷺ تم اس وقت طور کے مغربی گوشے میں موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کو یہ فرمان شریعت عطا کیا اور تم وہاں موجود نہ تھے

آیت نمبر:45

* بلکہ اس کے بعد تمہارے زمانے تک ہم بہت سی نسلیں اٹھا چکے ہیں اور ان پہ بہت زمانہ گزر چکا ہے تم اہل مدین کے درمیان بھی موجود نہ تھے کہ ان کو ہماری آیات سنا رہے ہوتے مگر اس وقت کی یہ خبریں بھیجنے والے ہم ہیں

آیت نمبر:46

* تم طور کے دامن میں بھی اس وقت موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کو پہلی دفعہ پکارا تھا

مگر یہ تمہارے رب کی رحمت ہے کہ تم کو یہ معلومات دی جا رہی ہیں تا کہ تم ان لوگوں کو خبردار کرو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا شاید کہ وہ ہوش میں آئیں

آیت نمبر:47

* اور یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے اپنے کرتوتوں کی بدولت کوئی مصیبت جب آن پڑے تو وہ کہنے لگے اے ہمارے رب اپ نے کیوں نہ ہماری طرف کوئی رسول بھیجا کہ ہم آپ کی آیات کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے

تو اس طرح رسول بھیج کے اللّٰہ تعالیٰ نے ان لوگوں پہ اپنی حجت تمام کر دی

آیت نمبر:48

* مگر جب ہمارے ہاں سے حق ان کے پاس آ گیا تو وہ کہنے لگے کیوں نہ دیا گیا اس کو وہی کچھ جو موسیٰ کو دیا گیا تھا کیا یہ لوگ اس کا انکار نہیں کر چکے جو اس سے پہلے موسیٰ کو دیا گیا تھا پھر کیوں مانگ رہے ہیں انہوں نے کہا یہ دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں (یعنی تورات اور قرآن) اور کہا ہم کسی کو نہیں مانتے

آیت نمبر:49

اے نبی ﷺ ان سے کہہ دیجیے اچھا تو لاؤ اللہ کی طرف سے کوئی کتاب جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت بخشنے والی ہو اگر تم سچے ہو

آیت نمبر:50

* میں تو اسی کی پیروی اختیار کروں گا اب اگر وہ تمہارا یہ مطالبہ پورا نہیں کرتے تو سمجھ لو کہ یہ دراصل اپنی خواہشات کے پیروکار ہیں

علم کے بغیر دلیل کے بغیر اگر کوئی انسان خواہشات و نفس کے پیچھے بھاگتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے نفس کو اپنی خواہشات کو الہ بنالیا ہے تو ایسے بندہ اپنی خواہشات کے پیچھے چل رہا ہے خواہشات کو وہ فالو کر رہا ہے ایسے لوگوں کے بارے میں

اللہ تعالی قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ پس چاہیے کہ لوگ ڈریں اور جو اللہ کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ ان کو کوئی فتنہ یا کوئی دردناک دن کا عذاب نہ آلے

(سورہ النور آیت نمبر:63)

تو اللہ کی بات ماننی چاہیے حدیث میں عمل کرنا چاہیے قرآن پاک پہ عمل کرنا چاہیے انسان کا دل چاہے نہ چاہے یہی چیزیں ہدایت کی چیزیں ہیں اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو گا

* جو اللہ کی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کی پیروی کرے اللہ ایسے ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں بخشتا

آیت نمبر51

* اور نصیحت کی بات پے درپے ہم انہیں پہنچا چکے ہیں تاکہ وہ غفلت سے بیدار رہوں

آیت نمبر:52

* جن لوگوں کو اس سے پہلے ہم نے کتاب دی تھی یعنی اہل کتاب وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں

آیت نمبر:53

* اور جب یہ ان کو سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے یہ واقعی حق ہے ہمارے رب کی طرف سے ہم تو پہلے ہی سے مسلم ہیں

آیت نمبر:54

* یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا اجر دو بار دیا جائے گا

ان کو دگنا اجر ملے گا اہل کتاب میں سے جو کوئی رسول پاک ﷺ پر ایمان لائے گا اس کو دگنا اجر ملے گا ایک اپنے نبی پہ ایمان لانے کا اور ایک رسول پاک ﷺ پہ ایمان لانے کا

انہیں دگنا اجر دیا جائے گا اس ثابت قدمی کے بدلے میں جو انہوں نے دکھائی

* وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں

اب ان لوگوں کی کچھ صفات بیان ہو رہی ہیں کہ وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں یہ بہت مشکل کام ہے ایک بندہ اگر برائی کرے اس کو معاف کر دینا اس سے بدلہ نہ لینا یہ تو سمجھ آتا ہے لیکن اس کے ساتھ بھلائی کرنا یہ بہت بڑی نیکی ہے اور پھر اس کے نتائج بھی بہت اعلیٰ ہوتے ہیں جیسے ہم دیکھتے ہیں

* غزوہ حنین کے موقع پہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کے ساتھ بھلائی کی ان کے ساتھ احسان کیا انھیں فدیہ لیے بغیر آزاد کر دیا

(صحیح البخاری حدیث:3144)

تو اس کے پھر نتائج بہت اچھے سامنے آئے کہ وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے

* تو یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے اللہ کے رستے میں خرچ کرتے ہیں

آیت نمبر:55

* اور جب انہوں نے بے ہودہ بات سنی تو یہ کہہ کر اس سے کنارہ کش ہو گے کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے کافی ہیں

تو یہ جو لوگ ہیں یہ فحش اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں ان میں نہیں پڑھتے

کہتے ہیں تم کو سلام ہو ہم جاہلوں کا تو طریقہ اختیار کرنا نہیں چاہتے

آیت نمبر:56

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس سے آپ محبت کرتے ہیں اور اسے ہدایت نہیں دے سکتے

جسے آپ چاہے ہدایت آپ کی مرضی سے نہیں ہو گی

بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے

اور وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں اللہ تعالی دنیا کی ہر نعمت ہر انسان کو دے سکتے ہیں لیکن ہدایت صرف ان کو ملتی ہے جو ہدایت کے لیے کوشش کریں ہدایت حاصل کرنے کی نیت اور ارادہ اور طلب ان میں موجود ہو تو جس انسان کے اندر طلب ہو گی اور وہ اس کے لیے کوشش کریں گی اس کو ضرور ہدایت ملے گی

آیت نمبر:57

* وہ کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ اس ہدایت کی پیروی اختیار کر لیں تو اپنی زمین سے اُچک لیے جائیں گے کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے ایک پر امن حرم کو ان کے لیے جیب قیام بنادیا جس کی طرف ہر طرح کے ثمرات کھینچے چلے آتے ہیں ہماری طرف سے رزق کے طور پر مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں

تو مکہ والوں کو اللہ نے ساری نعمتیں تو دے رکھی تھیں اب مزید ان کو اور کیا چاہیے

آیت نمبر:58

* اور کتنی ایسی بستیاں ہم تباہ کر چکے ہیں جن کے لوگ اپنی معیشت پہ اترا چکے تھے

اتراتے تھے اپنی اکانومی سے بہت خوش تھے

* سو دیکھ لو وہ ان کے مسکن پڑے ہوئے ہیں ان میں ان کے بعد کم ہی کوئی بسا ہو گا آخر کار ہم ہی وارث ہو کر رہے ان کے

آیت نمبر:59

* اور تیرا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہ تھا جب تک کہ ان کے مرکز میں ایک رسول نہ بھیج دیتا جو ان کو ہماری آیات سناتا اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے رہنے والے ظالم نہ ہو جاتے۔

تو ظالموں کو ہی ہلاک کیا جاتا ہے ظالم کے سوا اور کسی کی ہلاکت نہیں ہوتی اس طرح گناہوں یا عذاب کے ذریعے

آیت نمبر:60

* تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے۔

تو یہ جو دنیا میں جتنا کچھ ہے یہ محض دنیا کی ہی زینت ہے یہیں کا سامان ہے

* اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے

تو جو عقلمند ہوتا ہے وہ اس دنیا کے سامان کے ذریعے آخرت کو سنوارتا ہے آخرت کے لیے نیکیاں جمع کرتا ہے کیونکہ آخرت ہی بہتر ہے اور وہی باقی رہنے والی ہے وہی ابدی ہے

* کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے

آیت نمبر:61

* بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو اور وہ اسے پانے والا ہو کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف دنیا کی زندگی کا ساز و سامان دیا ہو اور پھر وہ قیامت کے دن سزا کے لیے پیش کیا جانے والا ہو

تو شخص وہ اچھا ہے جس کو دنیا کی زندگی کا سامان ملے اور وہ اس کے ذریعے اپنی آخرت بنائے اور بھول نہ جائیں

آیت نمبر:62

* یہ لوگ اس دن کو جب کہ وہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہاں ہے میرے وہ شریک جن کا تم گمان رکھتے تھے یہ قول ان پر چسپاں ہو گا

آیت نمبر:63

* وہ کہیں گے اے ہمارے رب بے شک یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا انہیں ہم نے اسی طرح گمراہ کیا جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے ہم آپ کے سامنے برات کا اظہار کر رہے ہیں ہم ان سے بیزار ہیں یہ ہماری تو بندگی نہیں کرتے تھے

آیت نمبر:64

* پھر ان سے کہا جائے گا کہ پکارو آپ اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو یہ انہیں پکاریں گے مگر وہ ان کو کوئی جواب نہ دیں گے اور یہ لوگ عذاب دیکھ لیں گے کاش یہ ہدایت اختیار کرنے والے ہوتے

آیت نمبر:65

* اور وہ دن جب کہ وہ ان کو پکارے گا اور وہ اللہ پوچھے گا کہ جو رسول بھیجے گئے تھے انہیں تم نے کیا جواب دیا تھا

آیت نمبر:66

* اس وقت کوئی جواب ان کو نہ سوجے گا اور نہ یہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ سکیں گے

آیت نمبر:67

* البتہ جس نے آج توبہ کرلی اور وہ ایمان لے آیا اور اس نے نیک عمل کیے تو توقع ہے کہ وہی فلاں پانے والوں میں سے ہو گا

فلاح پانے والوں میں سے کون ہے؟

جس نے نمبر ایک توبہ کی نمبر دو ایمان لایا اور پھر نیک اعمال

آیت نمبر:68

* تیرا رب پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور وہ خود ہی اپنے کام کے لیے جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے

دین کی کام کے لیے جسے اللہ منتخب کرتا ہے وہی یہ کام کر سکتا ہے اور یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کیونکہ ساری کی ساری خیر تو اللہ کے ہاتھ میں ہے جیسے اللہ تعالی خود آگے فرمارہے ہیں کہ یہ خیر ان کے لیے نہیں ہے یہ خیر صرف ان کے لیے جو جو جن کو اللہ تعالی خود منتخب کرلے تو اللہ تعالی سے اللہ کی خیر کا سوال کرنا چاہیے

اس کے لیے یہ دعا استخارہ ہے دنیا کے ہر کام میں دین دنیا کے ہر کام میں جو استخارہ ضرور پڑھنی چاہیے اس سے اللہ تعالی کی طرف سے مدد شامل ہو جاتی ہے پھر مشورہ بھی ہو جاتا ہے۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آدمی اللہ سے خیر کا سوال کرے لوگوں سے مشورہ کرے اور پھر خیر کے کام پر استقامت دکھائے اسے کبھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دعا استخارہ ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی تعلیم دینا ہو تو یہ بہت اچھی دعا ہے اس سے اللہ تعالی کی مدد ہر کام میں ہو جاتی ہے۔

* اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اور شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

آیت نمبر:69

* تیرا رب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں۔

آیت نمبر:70

* وہی ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی کے لیے تعریف ہے دنیا اور آخرت میں حکم اسی کا ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو۔

آیت نمبر:71

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دیجیے کبھی تم لوگوں نے غور کیا کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لیے رات طاری کر دے تو اللہ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہیں روشنی لا کے دے گا کیا تم سنتے نہیں ہو۔

آیت نمبر:72

* ان سے پوچھو، کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لیے دن مسلط کر دے تو اللہ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہیں رات لا کے دے گا تا کہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو کیا تم کو سوجھتا نہیں ہے۔

آیت نمبر:73

* یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات دن بنائے تا کہ تم رات میں سکون حاصل کرو اور دن میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو شاید کہ تم شکر گزار بنو۔

تو فطرت کیا ہے؟ کہ دن کے وقت انسان کام کاج کرے اور رات کو آرام کرے۔

آیت نمبر:74

* یاد رکھیں وہ دن جب کہ وہ اللہ انہیں پکارے گا پھر پوچھے گا کہاں ہے میرے وہ شریک جن کہ تم گمان رکھتے تھے۔

آیت نمبر:75

* اور ہم ہر امت میں سے ایک

گواہ نکال لائیں گے پھر کہیں گے کہ لاؤ اب اپنی دلیل اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حق اللہ کی طرف ہے اور گم ہو جائیں گے ان کے وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

آیت نمبر:76

* یہ ایک واقعہ ہے کہ قارون موسی کی قوم کا ایک شخص تھا پھر وہ اپنی قوم کے خلاف سرکش ہو گیا (اور فرعونی قوم کے ساتھ جاملا) اور ہم نے اسے اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ ان کی کنجیاں طاقت ور آدمیوں کی ایک جماعت مشکل سے اٹھا سکتی تھی ایک دفعہ جب اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا بھول نہ جا، اللہ بھولنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر لوگوں پہ احسان کر یہ اس لیے نہیں دیا کہ بس وارثوں کے لیے چھوڑ جا بلکہ اس کے ذریعے آخرت کی فکر کر

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ بندوں کو نفع پہنچانے کے لیے کچھ لوگوں کو بطور خاص نعمتیں عطا کرتا ہے پھر اگر وہ اللہ کے بندوں پر خرچ کرے تو ان پر انعام برقرار رہتا ہے اور اگر وہ اپنے ہاتھ روک لیں تو اللہ وہ نعمتیں چھین کر دوسروں کو دے دیتا ہے

آیت نمبر:77

* آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر و دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر (یعنی اپنی ضروریات پر بھی خرچ کر) جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر۔

تو جب مال و دولت بہت زیادہ ہو جائے اور اس کو اپنی حد تک روکنے کی کوشش کی جائے تو پھر زمین میں فساد آتا ہے اگر اوروں کے ساتھ شیئر کیا جائے تو پھر دنیا میں بھی امن قائم ہوتا ہے۔

* اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔

آیت نمبر:78

* تو اس نے کہا یہ سب کچھ تو مجھے اس علم کی بنا پر دیا گیا ہے جو مجھ کو حاصل ہے کیا اس کو یہ علم نہ تھا کہ اللہ اس سے پہلے بہت سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو اس سے زیادہ قوت اور جمعیت رکھتے تھے۔

آج کل بھی بہت سے لوگ اپنے ساری نعمتوں کو اپنی محنت کا صلہ سمجھتے ہیں حالانکہ ایک ہی جیسی ڈگریز ہوتی ہیں ایک ہی جیسی ابلیٹیز ہوتی ہیں لیکن کسی کے پاس بہت مال و دولت ہوتا ہے کسی کی سیلری کم ہوتی ہے کسی کو اچھی جاب نہیں ملتی تو سب کچھ دینے والی اللہ کی ذات ہے اور پھر علم کے اوپر تو کبھی بھی فخر نہیں کرنا چاہیے۔

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم اس لیے سیکھا تاکہ لوگوں کے سامنے فخر کر سکے بے وقوفوں سے بحث کر سکے اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کر سکے تو اللہ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے گا

کہا جاتا ہے کہ قارون کے پاس یہ علم تھا کہ دھات کو سونا کیسے بنایا جائے تو وہ اس علم پہ بہت فخر بھی کیا کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس نے دولت کے ڈھیر لگا لیے تھے۔

* بہر حال مجرموں سے تو ان کے گناہ نہیں پوچھے جاتے۔

یعنی انہیں تو ڈائریکٹ ہی سزا دے دی جائے گی۔

آیت نمبر:79

* ایک دن وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے ٹھاٹ میں نکلا جو لوگ حیات دنیا کے طالب تھے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگی کاش ہمیں بھی وہی کچھ ملتا ہے جو قارون کو دیا گیا ہے، یہ تو بڑا نصیب والا ہے

یہ فطرتی سی بات ہے کہ انسان دنیاوی نعمتیں دیکھ کے تو کبھی حسد کرنے لگ جاتا ہے۔

آیت نمبر:80

* مگر جو لوگ علم رکھنے والے تھے۔

(یعنی دینی علم) وہ کہنے لگے افسوس تمہارے حال پر، اللہ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لیے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔

کیونکہ جو نیکیاں ہیں وہ دولت کو جمع کرنے سے زیادہ بہتر ہیں جیسے

* رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے ہمیں پتہ چلتاہے کہ قرآن پاک کی دو آیات کو سیکھنا یا سکھانا ایسی نیکی ہے کہ جو دو اونچی کوہان والی اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے

تو بہتر کیا ہے؟

* اس شخص کے لیے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صبر کرنے والوں کو۔

آیت نمبر:81

* آخر کار ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پھر کوئی اس کے حامیوں کا گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کو آتا اور نہ وہ خود اپنی مدد کر سکا۔

آیت نمبر:82

* اب وہی لوگ جو کل اس کی منزلت کی تمنا کر رہے تھے کہنے لگے افسوس ہم بھول گئے تھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جس کا رزق چاہتا ہے نپا تلا اسے دیتا ہے اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا افسوس ہم کو یاد نہ رہا کہ کافر فلاح نہیں پاتے۔

تو اب ان لوگوں کو سمجھ آگئی کہ دنیاوی خوشحالی اور دولت یہ فلاح کی چیزیں نہیں ہیں بلکہ ہدایت اور اللہ کا جو دین ہے اور اس کے اوپر عمل کرنا یہ فلاح پانے والے لوگ ہیں۔

آیت نمبر:83

* وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں کرتے۔
(تکبر نہیں کرتے لوگوں کو کمتر نہیں سمجھتے) اور نہ ہی فساد کرنا چاہتے ہیں اور انجام کی بھلائی متقین کے لیے ہے۔

آیت نمبر:84

* جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر بھلائی ہے۔ اور جو برائی لے کر آئے تو برائی کرنے والوں کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے وہ عمل کر رہے ہیں۔

تو بھلائی کرنے والوں کے لیے زیادہ بہتر ہے جیسے ایک نیکی کا اجر کم از کم دس گنا ہے تو انہیں اس سے زیادہ بہتر بھلائیاں آخرت میں ملیں گی۔

آیت نمبر:85

* اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یقین جانو کہ جس نے یہ قرآن تم پر فرض کیا ہے وہ تمہیں ایک بہترین انجام کو پہنچانے والا ہے۔

دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی ہے اور جنت تو پھر ہے ہی ہے تو بہترین انجام ہے

* ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ ہدایت لے کر کون آیا ہے اور کھلی گمراہی میں کون مبتلا ہے۔

آیت نمبر:86

* تم اس بات کی ہرگز امیدوار نہ تھے کہ تم پر کتاب نازل کی جائے گی یہ تو محض اللہ کی مہربانی سے تم پر نازل ہوئی ہے بس تم کافروں کی مددگار نہ بنو۔

آیت نمبر:87

* اور ایسا کبھی نہ ہونہ پائے کہ اللہ کی آیات جب تم پر نازل ہو تو کفار تمہیں ان سے باز رکھیں اپنے رب کی طرف دعوت دو اور ہر گز مشرکوں میں شامل نہ ہو

آیت نمبر:88

* اور اللہ کے ساتھ کسی دوست سے معبود کو نہ پکارو اس کی سواہ کوئی معبود نہیں ہے ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے حکم اسی کی طرف ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤگے حکم اسی کے لیے خاص ہے اور اسی کی طرف سب نے پلٹ کے جانا ہے۔

سورۃ العنکبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:01

الم۔

آیت نمبر:02

* کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پہ چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا۔

کیوں نہیں آزمایا جائے گا اللہ تعالی سب کو آزماتے ہیں

* ایک صحابی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے زیادہ آزمائشیں کن لوگوں پر آتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء علیہ السلام پر پھر صالحین پر اور پھر درجہ بدرجہ دوسرے لوگوں پر

* آپ نے فرمایا ہر انسان پر آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد اور عورت دونوں مومن مرد اور عورت پر مسلسل پریشانیاں آتی رہتی ہیں کبھی جسمانی کبھی اولاد کی طرف سے کبھی مالی یہاں تک کہ جب وہ اللہ سے ملتا ہے تو اس کا ایک گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔

تو یہ جو آزمائشیں ہیں یہ گناہوں کے دھلنے کا بھی سبب بنتی ہیں پھر یہ بھی اللہ تعالی کی ایک مہربانی ہے کہ جو کمزور ایمان والے ہیں ان کی آزمائش بھی کم ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے ایمان پہ پختہ رہیں ایمان ان کا کم نہ ہو جائے تو ایمان والوں کو تو ضرور آزمایا جائے گا

* ان کو ضرور آزمایا جائے گا

آیت نمبر:03

* حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائشیں کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون اور جھوٹے کون ہیں۔

آیت نمبر:04

* اور کیا وہ لوگ جو بری حرکتیں کر رہے ہیں یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ ہم سے بازی لے جائیں گے وہ بڑا غلط حکم ہے جو وہ لگا رہے ہیں۔

اللہ تعالی ہر ہر حرکت کو نوٹ کر رہے ہیں ہر حرکت انسان کی نوٹ ہو رہی ہے جیسے کسی جگہ ویڈیو ریکارڈ ہو رہی ہوتی ہے اسی طرح وہ ویڈیو اللہ سے ملاقات کے دن چل پڑے گی تو اس چیز سے خوف کھانا چاہیے۔

آیت نمبر:05

* جو کوئی اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آنے ہی والا ہے۔

تو اس ملاقات کی فکر اور تیاری کرنی چاہیے جو اللہ سے ہونے والی ہے جو وقت وہ آنے والا ہے مقرر کیا ہوا

* اللہ سب کو سنتا اور جانتا ہے۔

آیت نمبر:06

* جو شخص بھی مجاہدہ کرے گا اپنے ہی بھلے کے لیے کرے گا

اپنے بھلے کے لیے یعنی اپنی فائدے کے لیے نیکیاں جمع کرتا ہے ہر انسان

* یقیناً اللہ دنیا جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

آیت نمبر:07

* اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال کریں گے ان کی برائیاں ہم ان سے دور کر دیں گے اور انہیں ان کی بہترین اعمال کی جزا دیں گے

آیت نمبر:08

* ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

تو والدین کا انسان کے اوپر بہت زیادہ حق ہے حتی کہ اگر مشرک والدین ہوں ان کے ساتھ بھی بھلائی کا حکم ہے کہ جیسے ایک دفعہ عبد اللہ بن ابی جو بہت بڑا منافق تھا تو اس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ غلط بات بولی تو ان کا بیٹا جو پکا مومن تھا۔ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آپ حکم دیں تو ابھی اس کا سر قلم کر کے آپ کے سامنے لے آؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرو اور حسن سلوک اور عزت سے پیش آو تو والدین اگر مرشد منافق ہوں ان کے بھی بہت زیادہ حقوق ہیں اور کہا جاتا ہے۔

کہ یہ آیت ایک صحابی سعد بن ابی بقاص کے بارے میں نازل ہوئی کہ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی ماں نے کافی گھر میں شور مچایا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گی نہ میں پانی پیوں گی نہ میں سائے میں بیٹھوں گی اور پھر ماں کے تو بڑے

حقوق ہیں تو یہ اس کے اوپر تمہیں گناہ ملے گا کہ جب تم ماں کی نافرمانی کروگے تو وہ کافی پریشان ہوئے کہ ایک طرف اللہ کی نافرمانی ہے ایک طرف ماں کی نافرمانی ہے تو اس کے اوپر یہ آیت نازل ہوئی۔

* کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے معبود کو شریک ٹھہرائے جس سے تو میرے شریک کی حیثیت سے نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر۔

پھر والدین ایسے کام میں مشغول کریں جو شریعت سے ہٹتا ہو او الدین کی اطاعت نہیں کرنی۔

* میری طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے پھر میں تم کو بتادوں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔

آیت نمبر:09

* اور جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہوں گے ان کو ہم ضرور صالحین میں داخل کریں گے۔

آیت نمبر:10

* لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہم ایمان لائے اللہ پاک مگر جب وہ اللہ کے رستے میں ستایا گیا تو اس نے لوگوں کی ڈالی ہوئی آزمائشوں کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیا

یعنی اللہ کے عذاب سے ڈر کے جس طرح کفر سے باز آنا چاہیے تھا یہ لوگوں کی دی ہوئی تکلیفوں سے ڈر کے ایمان سے اور نیکی سے باز آنے لگا۔

* اب اگر تیرے رب کی طرف سے فتح اور نصرت آجائے تو یہی شخص کہنے لگتے کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے کیا دنیا والوں کے دلوں کا حال اللہ تو بہت خوبی معلوم نہیں ہے

آیت نمبر:11

* اور اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہی ہے کہ ایمان لانے والے کون ہیں اور منافق کون ہے۔

آیت نمبر:12

* یہ کافر لوگ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے طریقے کی پیروی کرو اور تمہاری خطاؤں کو ہم اپنے اوپر لے لیں گے۔

ایسا کیوں کہتے ہیں کیونکہ قیامت سے انکاری ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم خطاؤں کو اپنے سر لے لیں گے تم ہمارے طریقے پہ چلو۔

* حالانکہ ان کی خطاؤں میں سے کچھ بھی وہ اپنے اوپر لینے والے نہیں ہیں وہ قطعا جھوٹ کہتے ہیں۔

آیت نمبر:13

* ہاں ضرور وہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بہت سے بہت دوسرے بوجھ۔

دوسرے بوجھ کون سے۔۔ جو دوسرے لوگوں کو گمراہ کریں گے ان ان کا بوجھ بھی اس انسان کے اوپر پڑے گا جو گمراہ کرنے والا ہے اسی طرح نیکی کا رستہ دکھانے والے کے پاس ان لوگوں کی نیکیوں کا بھی اجروثواب آئے گا جو نیکی کر رہے ہیں ہر نیکی کرنے والے کو اپنا اجر وثواب پورا پورا ملے گا لیکن جنہوں نے نیکی کا راستہ دکھایا ان کو بھی نیکی کا راستہ دکھانے کا اجروثواب ملے گا

* اور قیامت کے روز یقینا ان گھڑی ہوئی باتوں پر ان کی بازپرس ضرور ہوگی جو وہ کرتے رہتے ہیں۔

آیت نمبر:14

* ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ پچاس کم ایک ہزار برس ان کے درمیان رہا(یعنی 950 سال تبلیغ کی) آخر کار ان لوگوں کو طوفان نے آگیرا اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔

آیت نمبر:15

* پھر نوح علیہ السلام کو اور کشتی والوں کو ہم نے بچالیا اور اسے دنیاوالوں کے لیے ایک نشان عبرت بنا کر رکھ دیا۔

آیت نمبر:16

* اور ابراہیم کو بھیجا جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آیت نمبر:17

* تم اللہ کو چھوڑ کر جنہیں پوج رہے ہو وہ تو محض بت ہیں اور تم ایک جھوٹ گھڑ رہے ہو در حقیقت اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ تمہیں کوئی رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے اللہ سے رزق مانگو اور اس کی بندگی کرو اور اسی کا شکر ادا کرو اسی کی طرف ہم سب پلٹائے جانے والے ہو۔

آیت نمبر:18

* اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں اور رسول پر تو صاف صاف پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے۔

آیت نمبر:19

* کیا ان لوگوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں کہ اللہ کس طرح تخلیق کی ابتدا کرتا ہے پھر اس کا اعادہ کرتا ہے؟ یقیناً یہ اعادہ اللہ کے لیے آسان تر ہے۔

آیت نمبر:20

* ان سے کہہ دیجیے کہ زمین میں چلو پھر اور دیکھو کہ اس نے کس طرح تخلیق کی ابتدا کی مخلوق کو کیسے پیدا کیا پھر اللہ دوبارہ پھر زندگی بخشے گا

یہ ساری باتیں قیامت کے دن کے لیے اور دوبارہ جی اٹھنے کا یقین دلانے کے لیے کی جارہی ہیں اور دلائل دیے جا رہے ہیں کہ جس نے پہلی دفعہ پیدا کیا اس کے لیے دوسری دفعہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔

* یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت نمبر:21

* جسے چاہے سزا دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے اسی کی طرف تم سب پھیرے جانے والے ہو۔

آیت نمبر:22

* تم نہ زمین میں عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں اور اللہ سے بچانے والا کوئی سرپرست اور مددگار تمہارے لیے نہیں ہے۔

آیت نمبر:23

* جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا ہے وہ میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں اور ان کے لیے دردناک سزا ہے۔

آیت نمبر:24

* پھر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا قتل کرڈالو اسے یا جلا ڈالو اس کو آخر کار اللہ نے اسے آگ سے بچا لیا ابراہیم علیہ السلام یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لانے والے ہیں۔

آیت نمبر:25

* اور اس نے کہا تم نے دنیا کی زندگی میں اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنے درمیان محبت کا ذریعہ بنا لیا مگر قیامت کے روز تم ایک دوسرے کا انکار اور ایک دوسرے پر لعنت کروگے۔

تو یہ جو دنیا کی محبت ہے دنیا کی دوستیاں ہیں یہ دنیا تک ہی رہ جائیں گی یہ دنیا کی کسی غرض سے ہوتی ہے حاجات پوری کرنے کے لیے یا دنیاوی مال کی وجہ سے ہوتی ہیں تو جب جس کی کوئی حاجت پوری ہو جاتی ہے وہ محبت اور دوستی ختم ہو جاتی ہے لیکن جو دوستی ایمان کی خاطر ہو جب دوستی اللہ کی خاطر ہو وہ جنت اور قیامت کے دن تک بر قرار رہتی ہے اس لیے جو تعلقات ہیں ان کی بنیاد دین اور تقوی پہ ہونی چاہیے۔

* ان لوگوں کا ٹھکانہ آگ ہو گا اور کوئی ان کا مددگار نہ ہو گا۔

آیت نمبر:26

* اس وقت لوط علیہ السلام نے اس کو مانا اور ابراہیم نے کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں وہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد عنایت فرمائی ابراہیم علیہ السلام نے دین کے لیے قربانیاں دی اللہ کی خاطر قربانیاں دی تو اللہ تعالی نے ان کو اتنا صلہ دیا کہ رہتی نسلوں تک انہیں صلہ ملا پھر اللہ تعالی فرماتے ہیں اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب (جیسی اولاد) عنایت فرمائی اور اس کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی

آیت نمبر:27

* اور اسے اس دنیا میں اس کا اجر عطا کیا اور آخرت میں یقیناوہ صالحین میں سے ہو گا۔

آیت نمبر:28

* اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا تم تو وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔

آیت نمبر:29

* کیا تمہارا حال یہ ہے کہ مردوں کے پاس جاتے ہو اور رازدانی کرتے ہو رستے میں بیٹھ کے لوگوں کو ستاتے ہو اور اپنی مجلسوں میں برے کام کرتے ہو پھر کوئی جواب اس کی قوم کے پاس اس کے سوا نہ تھا کہ انہوں نے کہا لے آ اللہ کا عذاب اگر تو سچا ہے۔

آیت نمبر:30

* لوط علیہ السلام نے کہا اے میرے رب ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما

آیت نمبر:31

* اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے تو انہوں نے اس سے کہا (لوط علیہ السلام سے اور ابراہیم علیہ السلام سے) ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں اس کے لوگ سخت ظالم ہو چکے ہیں۔

پہلے فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی خوشخبری دی اور پھر اس کے بعد انہیں بتایا کہ لوط علیہ السلام کی قوم ہلاک ہونے والی ہے تو ابراہیم علیہ السلام کہنے لگے وہاں تو لوط موجود ہے

آیت نمبر:32

* انہوں نے کہا ہم خوب جانتے ہیں وہاں کون کون موجود ہیں ہم اسے اور اس کی بیوی کے سوا اس کے باقی سب گھر والوں کو بچالیں گے۔ اس کی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

کیونکہ وہ بیوی قوم کی ہمدرد تھی۔

آیت نمبر:33

* پھر جب ہمارے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو ان کی آمد پر لوط علیہ السلام سخت پریشان اور دل تنگ ہوئے انہوں نے کہا (فرشتوں نے کہا) نہیں ڈرو اور رنج نہیں کرو ہم تمہیں اور تمہارے گھر والوں کو بچالیں گے سوائے تمہاری بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

آیت نمبر:34

* ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں اس گناہ کی بدولت جو یہ کرتے رہے ہیں۔

لوط علیہ السلام کی جو قوم تھی وہ اس ایک گناہ کے علاوہ یہ جو جنس پرستی ہے اس کے علاوہ دوسرے بھی بہت سے گناہ کرتی تھی یہ لوگوں کے حق مارتی تھی فحش گالیاں دیتے تھے مرد عورتوں جیسا اور عورتیں مردوں جیسا لباس پہنتی تھی مسافروں پہ ٹیکس لگاتے تھے تو لیکن جو ان کی سب سے بڑی خرابی تھی وہ ہم جنس پرستی تھی۔

آیت نمبر:35

* پھر ہم نے اس بستی کی ایک کھلی نشانی چھوڑ دی ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہوں۔

آیت نمبر:36

* اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو، اللہ کی بندگی کرو اور روز آخرت کی امیدوار رہو اور زمین میں مفسد بن کے زیادتیاں نہ کرتے پھرو۔

آیت نمبر:37

* مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا آخر کار ایک سخت زلزلے نے انہیں آلیا اور وہ اپنے گھروں میں پڑے کے پڑے رہ گئے۔

آیت نمبر:38

* اور عاد اور ثمود کو ہم نے ہلاک کیا تم وہ مقامات دیکھ چکے ہو جہاں وہ رہتے تھے ان کے اعمال کو شیطان نے ان کے لیے خوشنما بنا دیا اور انہیں راہ راست سے روک دیا حالانکہ وہ ہوش والے سمجھدار انسان تھے۔

اتنے بڑے بڑے پہاڑوں میں عمارات بنا لیتے تھے۔

آیت نمبر:39

* اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ہم نے ہلاک کیا اور موسی ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا مگر انہوں نے زمین میں تکبر کیا حالانکہ وہ سبقت لے جانے والے نہ تھے۔

آیت نمبر:40

* آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا، پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی اور کسی کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو غرق کر دیا اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا اگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔

آیت نمبر:41

* جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنا لیے ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا گھر بناتی ہے اور سب گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ جو مکڑی کا دھاگہ ہے یہ عام بال سے 20 گنا زیادہ کمزور ہوتا ہے تو غیر اللہ کے سہارے اس قدر کمزور ہیں جو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان

* کاش کہ یہ لوگ علم رکھتے۔

آیت نمبر:42

* یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس چیز کو پکارتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے وہی زبردست اور حکیم ہے۔

آیت نمبر:43

* یہ مثالیں ہم لوگوں کو سمجھانے کے لیے دیتے ہیں مگر ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں.

آیت نمبر:44

* اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے درحقیقت اس میں ایک نشانی ہے اہل ایمان کے لیے۔

وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمين

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب عليه

السلام عليكم ورحمته الله وبركاته

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409), Sadia Alam (+92 333 -1305574)